بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

108: اہل سنت کے عملی طریقے کا بیان (حصہ سوم)۔

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابوالعباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ویعلمون أن أصدق الكلام كلام الله" (اور خوب جانتے ہیں (یعنی اہل سنت والجماعت) اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے)۔

ہم عقیدے کے اصول بیان کر رہے ہیں کہ ایک مسلمان کا عقیدہ کیسا ہوتا ہے، ان اصولوں کو اصول ایمان بھی کہتے ہیں، اصول عقیدہ بھی کہتے ہیں، اصول السنۃ بھی کہتے ہیں۔

اور یہ جملہ جو ہے اس عقیدے کے اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے جس پر ہر مسلمان کا اتفاق ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جو اہل سنت والجماعت ہیں اسے من وعن سے تسلیم کرتے ہیں اُس پر عمل بھی کرتے ہیں صحیح سمجھنے کے بعد اور صحیح سمجھ سے مراد صحابہ اور سلف کی سمجھ کے مطابق جنہوں نے براہ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کے علم کو سیکھا ہے اور ایک امتیازی درجہ حاصل کر لیا کہ جو مراد اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے اور جو مراد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں ہے ان سب کو جان لیا ہے اور پھر اپنے شاگردوں تک اس پیغام کو پہنچایا ہے تابعین تک اور تابعین نے اتباع التابعین تک اور یہ سلسلہ جاری رہا اور رہے گا تا قیامت۔

جو اہل بدعت ہیں وہ اس جملے کو تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے کیا کوئی ایسا مسلمان ہے جو نہیں مانتا؟ ناممکن ہے!

تو فرق کیا ہے اہل سنت اور اہل بدعت کا؟ اہل بدعت جو ہیں وہ کلام کو سچ تو مانتے ہیں لیکن معنی اپنے نکالتے ہیں یہ بہت بڑا فرق ہے۔

قرآن مجید میں شرک کی آیات کو دیکھ لیں آپ ہر طرح سے شرک کی مذمت کی گئی ہے، شرک سے منع کیا گیا ہے شرک سے روکا گیا ہے، شرک کی مختلف اقسام بیان کی گئی ہیں، مشرکین کا انجام جو سخت سے سخت انجام ہے وہ بھی بیان کیا گیا ہے اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گا جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتا، اس کے باوجود بھی آج امت میں

اسی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ان آیات کو پڑھتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں؛ اگر کوئی بھی اِن سے پوچھے کہ اللہ کا کلام سب سے سچا کلام نہیں ہے جواب میں کیا آئے گا؟ بے شک سب سے سچا کلام ہے۔

تو پھر شرک کہاں سے آیا ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے کیا واقعی ان لوگوں نے اس جملے پر عمل کیا ہے اور اسے من و عن سے تسلیم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے؟ جب عمل نہیں تو پھر محض ایک زبانی دعویٰ رہ جاتا ہے، اس لیے علماء نے اس جملے کو عقیدے کے اصول میں شامل کیا ہے۔

کوئی شخص سوال کر سکتا ہے نا کہ ڈاکٹر صاحب آپ یہ جو جملہ بیان کر رہے ہیں وہ کون سا ایسا مسلمان ہے جو اس جملے سے اختلاف رکھتا ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نہیں پیدا ہوتا؟ جواب کیا ہے واضح ہو گیا نا کہ صرف ایک ہی گروہ ہے ایک ہی جماعت ہے اہل سنت والجماعت جو اس جملے کو من و عن سے تسلیم بھی کرتے ہیں اور عمل بھی کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ پھر جملہ کیا ہے شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ويعلمون" (اور خوب جانتے ہیں)؛ "ويعلمون" کون؟ "هم" کون؟ (اہل سنت والجماعت) "أن" (بے شک، یقین) "أصدق الكلام" (سب سے سچا کلام)؛ کس کا ہے؟ "كلام الله" (اللہ تعالیٰ کا کلام)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ہمارا علم ہے اور ہمارا عقیدہ ہے "هذا علمنا واعتقادنا" کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کوئی بھی جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کلام سب سے سچا کلام ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی خبر دیتا ہے کہ کچھ ہو گا یا ہونے والا ہے تو وہ ہو کر رہتا ہے، یا اگر کسی چیز کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ یا کسی چیز کی صفت اِس طریقے سے اُس طریقے سے ہے تو اس کی صفت ویسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، جو کچھ اللہ نے بیان فرمایا ہے اس میں کبھی بھی کوئی بھی تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی اور جو گمان کرتا ہے کہ اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے تو اس کا یہ گمان غلط ہے یا تو اس کے قصور سے یا تقصیر سے۔

قصور اور تقصیر میں کیا فرق ہے؟

"قصور" اس کے سمجھنے میں غلطی ہے، پڑھ تو اس نے لیا ہے لیکن سمجھ نا سکا۔ اور غلط سمجھنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے صحیح ہوتا ہے کبھی؟ غلط ہی ہوتا ہے۔ "تقصیر" سے کیا مراد ہے؟ کوتاہی کہ پڑھا ہی نہیں ہے۔

قصور والے پڑھتے ہیں لیکن سمجھ نہیں پاتے اب نہ سمجھنے کی کئی وجوہات ہیں کیا وجوہات ہیں کوئی جانتا ہے؟ کب کوئی شخص قرآن اور سنت کے نصوص کو غلط سمجھتا ہے جبکہ اس نے پڑھا بھی ہے؟ دوسرا جو تقصیر ہے وہ پڑھتا ہی نہیں ہے اسے ضرورت ہی نہیں ہے یا ٹائم ہی نہیں ہے وقت نہیں ہے؛ اور یہ دونوں چیزیں جو ہیں یہ خطاء کی سب سے بڑی بنیاد ہیں۔

غلطی کب ہوتی ہے کسی انسان سے شریعت پر عمل کرتے ہوئے؟ یا قصور ہوتا ہے یا تقصیر ہوتی ہے۔

قصور کب ہوتا ہے؟ وہ کون سی چیزیں ہیں جو انسان کو صحیح سمجھ سے روکتی ہیں یا دور رکھتی ہیں؟ صحابہ کی سمجھ سے دور ہے نا صحیح سمجھ تو صحابہ کی سمجھ ہے نا!

اب وہ کون سی چیزیں ہیں جو آپ کو سبیل المؤمنین سے روکتی ہیں؟ فہم السلف سے روکتی ہیں یا دور کرتی ہیں؟ خواہش نفس ہے سب سے بنیادی بات۔

اور خواہش نفس سب کی برابر ہوتی ہے کیا؟ پھر اس کی تفصیل کیا ہے؟

(۱) یا تو کسی امام کی تقلید کہ جو امام کہے گا اسی کی مانوں گا میں اسے اندھی تقلید کہتے ہیں۔

(۲) یا اباؤاجداد کے قول کو لینا کہ جو ہمارے باپ دادا کہیں گے وہی سچ ہے اسی کو ہم مانیں گے اس کے خلاف جو کچھ بھی ہو گا ہم نہیں مانیں گے۔

(۳) خوابوں کی تعبیر کسی خواب میں کوئی چیز دیکھ لی، کسی بزرگ کو کوئی خواب میں آگیا کوئی بھی چیز خواب میں نظر آگئی اور اس کا تعلق کسی دین سے یا شریعت کے کسی حصے سے ہے تو قرآن اور سنت کو چھوڑ کر اسی کی پیروی کرنا جو اس نے خواب میں دیکھا ہے چاہے وہ قرآن اور سنت سے ٹکراتا کیوں نہ ہو۔

(۴) اسی طریقے سے عقل ہے، منطق ہے؛ بھئی عقل نہیں مانتی منطق نہیں مانتی، اور کشف ہے ذوق ہے وجد ہے بہت ساری چیزیں ہیں جن کی وجہ سے کوئی مسلمان حق سے دور ہوتا ہے۔

حق سے دوری کا مطلب کیا ہے؟ صحیح سمجھ سے دور اور صحیح سمجھ کا مطلب ہے صحابہ اور سلف کی سمجھ؛ واضح ہو گیا؟

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اس کی مثال دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جو ہے سب سے سچا کلام ہے اُس میں کبھی جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا کسی صورت میں، اگر کبھی کسی کو کوئی گمان ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے یا تو اس کے قصور کی وجہ سے یا تقصیر کی وجہ سے (یا تو غلط سمجھا ہے اس نے کسی وجہ سے بھی میں نے چند مثالیں بیان کی ہیں یا چند وجوہات بیان کی ہیں یا تو اس نے سمجھنے کا حق ہی ادا نہیں کیا تقصیر ہے اس کی اپنی)۔

اس کی مثال شیخ صاحب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا قرآن مجید میں: ﴿وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾﴾ (اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے سیدھی کر دی گئی ہے) (الغاشیہ:20)۔

غور و فکر کریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

﴿اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ﴿۱۷﴾﴾ (کیا نہیں دیکھتے یہ غور و فکر نہیں کرتے اونٹوں کو دیکھ کر کہ ان کو کیسا پیدا کیا گیا ہے)(الغاشیہ:17)۔

کبھی اونٹ کو دیکھا ہے ویسے قریب سے کسی نے ؟ اکثر ، ہم ہیں تو شہر والے ، جدہ میں میں نے اونٹ تو نہیں دیکھا اِدھر شہر میں کہیں باہر نکل کر دیکھا ہے ؟ (الحمد للہ) گاؤں والے بھی ہیں نا شہر والے کہاں ہیں ؟ کوئی انگلینڈ والے بیٹھے ہیں انگلینڈ میں اونٹ دیکھا ہے کبھی ؟ نہیں دیکھا ؛ کبھی اونٹ دیکھ لیا کرو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ذرا غور و فکر کرو آخر اونٹ میں وہ کون سی چیزیں ہیں وہ کون سی خوبیاں ہیں جو دوسرے جانوروں میں نہیں ہیں یہی غور و فکر کرنا ہے نا !

کمپیئر (Compare) کریں اونٹ کو اور گائے کو آسان ہے نا کمپیئر (Compare) کرنا۔

گائے تو دیکھی ہے نا یا وہ بھی نہیں دیکھی ؟ اچھا بکری تو دیکھی ہے نا ؟ جدہ میں بکریاں بہت ہیں بقرۃ عید پر تو دیکھی ہو گی نا ، بکری کو ذرا سامنے رکھیں اور اونٹ کو سامنے رکھیں اور دونوں کا آپس میں موازنہ کر کے دیکھیں کمال ہے واللہ ! ایسی نئی چیز آپ کے سامنے آئے گی آپ حیران ہو جائیں گے بشر طیکہ آپ جانتے ہوں ، ایک تو باہر کا کمپیر ژن (Comparison) ہے نا ایک اندر کا بھی ہے اور اس کے لیے آپ کو پڑھنا پڑے گا دیکھنا پڑے گا کہ اونٹ کے اندر کے جو جسم کے حصے ہیں اُن میں کیا فرق ہے اونٹ میں اور باقی گائے بکری وغیرہ میں۔

﴿وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ﴾ شیخ صاحب فرماتے ہیں : ہم دیکھتے ہیں کہ زمین جو ہے سفیریکل (Spherical) ہے جسے ہم گول کہتے ہیں۔

اسفیئر (Sphere) جانتے ہیں ؟ ایک گول کا مطلب ہے سرکل (Circle) ، سرکل (Circle) نہیں ہے ، لوگ گول کو سرکل (Circle) سمجھتے ہیں ، زمین اسفیئر (Sphere) ہے یعنی بال کی طرح ہے۔

دیکھی ہے فٹ بال ؟ عربی میں اسے کرویۃ کہتے ہیں ، مکوّرۃ کہتے ہیں۔

زمین کا جو اپنا مشاہدہ ہے سائنس کے مطابق زمین جو ہے وہ گول ہے سفیریکل (Spherical) ہے لیکن قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے کہ زمین سیدھی ہے کیا اس میں کوئی ٹکراؤ ہے ؟ کیا اللہ تعالیٰ کی یہ خبر غلط ہو سکتی ہے ؟ نہیں ہو سکتی کبھی ! کیوں ؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے۔

تو پھر ہم کیسے کہیں گے اس کو کیا جواب دیں گے شیخ صاحب فرماتے ہیں: قرآن مجید کی یہ آیت جو ہے کہ واقع کے خلاف حقیقت کے خلاف نہیں ہے لیکن جس نے یہ سمجھا ہے کہ زمین سیدھی ہے سے مراد اس آیت میں یہ ہے کہ اسفیئر (Sphere) نہیں ہوسکتی سفیریکل (Spherical) نہیں ہوسکتی تو اس کی اپنی سمجھنے کی خطاء ہے اس کو سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

وجہ کیا ہے؟"إما لقصوره أو تقصيره": یا تو غلط سمجھا ہے یا تو اس نے کوتاہی کی ہے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

یہی چیزیں ہوتی ہیں نا کہ یا تو آپ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور غلط سمجھ بیٹھتے ہیں، یا آپ سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے اس کو دیکھتے ہی نہیں ہیں یا غور و فکر کرتے نہیں ہیں۔

زمین کی حقیقت یہی ہے کہ سفیریکل (Spherical) بھی ہے اور سیدھی بھی ہے ممکن ہے کیا؟ جب سفیریکل (Spherical) ہے بال کی طرح ہے پھر سیدھی کیسے ہوسکتی ہے؟

زمین کا کیونکہ سائز بہت بڑا ہے اور زمین کی جو سفیریکل شیپ (Spherical shape) ہے جو ہمیں سیدھی نظر آتی ہے یہ اس کے بڑے سائز کی وجہ سے ہے، اگر آپ دور سے دیکھیں یا بڑی اونچائی سے دیکھنے کی کوشش کریں تو آپ کو زمین کا یہ گول حصہ یا اسفیئر (Sphere) کا کچھ حصہ نظر آسکتا ہے۔

سائنس کا سوال کروں کہ یہ پتہ کیسے چلا کہ زمین گول ہے سیدھی نہیں ہے؟ کس نے ٹیسٹ کیا تھا اور کیا کیا تھا؟ گلیلیو (Galileo)۔

گلیلیو (Galileo) نام تو آگیا آپ کو کیا کیا اُس بندے نے؟ اُس بندے نے تین مختلف لمبے لمبے جو ہیں نا پول رکھے برابر سائز کے رکھے اور دور سے اونچائی سے یہ دیکھا کہ درمیان والا اونچا ہے باقی دو جو ہیں وہ تھوڑے سے نیچے ہیں۔

تو درمیان والا اونچا کیسے ہوگیا؟ لانگ ڈسٹینس (Long Distance) پر اُس بندے نے رکھے تھے یہ دور سے دیکھا کہ زمین جو ہے یہ درمیان والا جو پول ہے جو ڈنڈا ہے وہ لمبا ہے اور باقی جو ہیں آگے اور پیچھے والے تھوڑے سے اُس سے کم ہیں تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ کہ زمین سفیریکل (Spherical) ہے۔

اس بیچارے کو اس کی سزا موت ملی تھی پھر بعد میں یہ سچ بولنے پر وجہ؟ بائبل کے مطابق جو تحریف شدہ ہے زمین سیدھی ہے، ڈسکوائڈ (Discoid) جانتے ہیں جیسے کوائن ہوتا نا اس طریقے سے سیدھی ہے، جو اسفیئر (Sphere) کہے گا تو اُس نے جھٹلایا تو وہ کافر ہے اِس پر اُس کو سزا دی گئی قتل کر دیا گیا۔

اور عجب بات ہے مصیبت کسی پر پڑی اور فائدہ کسی اور کا ہو گیا فائدہ کس کو ہوا جانتے ہیں آپ ؟! جو سب سے بد ترین تھیوری ہے جو ابھی تک تھیوری ہے اسے فیکٹ(Fact) ماناجارہاہے ڈارون تھیوری(Darwin theory)؛ تھیوری ہے ناعجیب سی بات ہے نا! اسے آج تک فیکٹ(Fact) کیوں ماناجارہاہے؟ سائنسدان ایک طرف ہو گئے سارے انہوں نے کہا کہ یہ تو ہم سب کو ماریں گے پھر ایک ایک کر کے اس لیے جو بھی سائنس میں تھیوری آجائے نااس کو پکڑلو سب مل کر کہو کہ یہ صحیح ہے، جبکہ ڈارون (Darwin) نے کبھی نہیں کہا کہ انسان بندر سے بنا ہے پڑھ لیں آپ دیکھ لیں آپ کہیں پر بھی نہیں ہے، اُس نے پرندے پر چیک کیا تھا کہا تھا" یہ لگتا ہے کہ پرندے ایک ہی طرف سے آرہے ہیں"، اُن کی جو چونچ وغیرہ ہے اُس کی شکل دیکھ کر کہ اس طریقے سے وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی آئی ہے اس پر اُس نے کہا انسان کا نام نہیں لیا اُس نے۔

اور اِن ظالموں نے کیا کر دیا؟! صرف چرچ کے اس عذاب سے بچنے کے لیے کہ کفر کا فتویٰ لگائیں گے پھر قتل کر دیں گے انہوں نے کہا کہ یہ تھیوری ٹھیک ہے اسے من وعن سے تسلیم کرو۔

عجب اُن پر نہیں ہے عجب اُن مسلمانوں پر ہے جو یہ تھیوری پڑھتے ہیں اور ہمارے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ انسان دوسرے لفظوں میں خود کس کی اولاد ہے؟ بندر کی! عجب بات ہے!

دیکھیں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ انسان جو ہے ایک سب سے عظیم انسان کی اولاد ہے جو زمین میں جاہل نہیں تھا، برہنہ بدن (ننگا) نہیں تھا بلکہ عالم تھا اور نبی تھا اللہ تعالیٰ کا پیارا پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام "آدم علیہ الصلاۃ والسلام"۔

اب اِن کی مرضی ہے جس کی اولاد بننا چاہیں لیکن حقیقت میں انسان چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو وہ آدم کی اولاد ہی ہے۔

الغرض؛ شیخ صاحب فرماتے ہیں: کہ اس میں کوئی تعارض نہیں ہے زمین سیدھی (ہموار) بھی ہے اور سفیریکل(Spherical) بھی ہے گول بھی ہے، ہمیں سیدھی اس لیے لگتی ہے کیونکہ بہت بڑی ہے سائز میں اور ہم بہت چھوٹے ہیں۔

ہمارے ہاتھ میں بال کیوں سفیریکل (Spherical) لگتی ہے؟ کیونکہ بال ہم سے بہت چھوٹی ہے اس لیے ہم ہاتھ میں پکڑ کر اس کے ساتھ کھیلتے ہیں، زمین کا سائز بہت بڑا ہے ہم سے ہمارا تناسب دیکھیں کوئی تناسب نہیں ہے زمین کے ساتھ اس لیے زمین ہمیں سیدھی لگتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ زمین کو دیکھو غور وفکر کرو کہ کیسے سیدھی کر دی گئی ہے۔

اب غور وفکر کیا کریں ایک سیدھی تو سیدھی چیز ہے نا آپ کے سامنے؟ غور وفکر کیا کرنا ہے اُس میں؟ کہ واقعی سیدھی ہے یا کچھ اور ہے جو ہمیں سیدھی نظر آتی ہے۔

غور و فکر کس پر کرنا ہے کیا خیال ہے ایک چیز آپ کے سامنے ہے یہ بوتل ہے اس پر غور و فکر کرو یا یہ ثابت کرنا ہے کہ بوتل کے پیچھے ایک راز ہے کہ یہ آئی کیسے ہے یہ بنی کس چیز سے ہے یہ بات ہوتی ہے نا؟ (سبحان اللہ)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: جب ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے تو اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی خبر دی ہے قرآن مجید میں چاہے وہ اپنے تعلق سے ہو یا اپنی مخلوقات کے تعلق سے ہو یہ تمام خبریں سچی ہیں یعنی اور حق ہیں جنھیں من و عن سے تسلیم کرنا چاہیے۔

یہ ایک قاعدہ ہے اس کے ساتھ دوسرا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وخير الهَدْيِ هَدْيُ محمد صلى الله عليه وسلم": دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاتا ہے: "وخير الهُدَى هُدَى محمد صلى الله عليه وسلم": دونوں ٹھیک ہیں ۔ھَدیِ اور ھُدَی کے الفاظ ملتے جلتے ہیں معنی بھی ملتا جلتا ہے۔

"الهَدْيِ" سے مراد شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والا چلتا ہے اسے ھَدیِ کہتے ہیں جسے سبیل بھی کہا جاتا ہے "الهَدْيِ"۔

"وخير الهَدْيِ" (اور سب سے بہترین راستہ) "هَدْيُ محمد صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): راستے بہت ہیں لیکن سب سے بہترین راستہ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے ہم یہ خوب جانتے ہیں اور اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ سب سے بہترین سب سے اچھا راستہ ہے عقائد میں عبادات میں اخلاق میں اور معاملات میں (یعنی ہر اعتبار سے)۔

ہمارا عقیدہ نبوی عقیدہ ہے، ہمارے عبادت نبوی عبادات ہیں، ہمارے اخلاق نبوی اخلاق ہیں، اور ہمارے معاملات اور طریقہ نبوی طریقہ ہے ہر اعتبار سے۔

اور یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کوئی کمی نہیں ہے قاصر نہیں ہے مکمل راستہ ہے، نہ تو اس کے حسن اور تمام اور انتظام میں اور نہ ہی کوئی کمی ہے اس کی مخلوق کی مصلحت کی موافقت میں، ہر اعتبار سے یہ راستہ سب سے بہترین راستہ ہے، اور نہ احکام اور حوادث جو دنیا میں ہوتے رہتے ہیں تا قیامت جو خبر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے وہ حق ہے اور جو راستہ بیان فرمایا ہے وہی سچ ہے۔

شیخ صاحب روڈ میپ (Road map) کی بات کرتے ہیں اس وقت جو بات ہو رہی ہے وہ روڈ میپ (Road map) جسے کہتے ہیں: ہمیں ایک میپ (map) دیا گیا ہے منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے اور سب سے آسان راستہ ہے؛ سب سے آسان راستہ وہی ہوتا ہے جو سیدھا ہوتا ہے نا؟ یہ وہی صراط مستقیم کی بات ہو رہی ہے جس کی دعا ہم ہر نماز میں اپنے ربّ سے کرتے ہیں: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝﴾ (الفاتحہ:5)؛ اور ھَدیِ کا لفظ ہدایت ھُدیٰ اور اِھدِنَا سے لیا گیا ہے، ایک ہی لفظ ہے لیکن مختلف اندز سے بیان کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ کامل ہے اور تام ہے اور سب سے بہترین راستہ ہے تورات، انجیل، زبور اور صحف ابراہیم سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے۔

یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابیں ہیں لیکن یہ ساری کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں جو باقی حکم ہے ان کتابوں میں بھی جو تھا اس کے علاوہ بھی کچھ احکام ہیں شریعت کے جو اُن کتابوں میں نہیں تھے یہ ساری چیزیں اس وقت قرآن مجید میں موجود ہیں اور صحیح حدیث میں موجود ہیں، وحی قرآن اور سنت کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کیونکہ آخری نبی ہیں یہ پیغام جو ہے تا قیامت رہے گا اور ہر اعتبار سے کامل ہے اور مکمل ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: جب ہمارا یہ عقیدہ ہے تو اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں چاہتے حق ہے، جب اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے سچا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ سب سے بہترین اور سب سے اچھا راستہ ہے تو اللہ کی قسم! ہمیں ان کے علاوہ کسی اور کے کلام یا کسی اور کے راستے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بدلے میں ہمیں کوئی اور چیز چاہیے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اس عقیدے کی بنیاد پر ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے تعارض یا ٹکراؤ نہیں کریں گے کسی بھی قول کا، لوگوں میں سے چاہے کسی کا قول بھی آجائے یہاں تک کہ اگر سیدنا ابو بکر صدیق کا قول بھی آجائے جو اس امت کے سب بہترین ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (معنی یہ ہے شیخ صاحب یہ فرمارہے ہیں) تو ہم مقدم کریں گے اور لیں گے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو اور سیدنا ابو بکر صدیق کے قول کو چھوڑ دیں گے۔ یعنی امت میں سے اگر کسی کے قول کو لیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے بعد کون ہیں؟ ابو بکر صدیق ہیں۔

اگر کسی طریقے سے سیدنا ابو بکر صدیق کا قول اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے ٹکرا جائے ممکن ہے کہ نہیں؟ ممکن ہے۔ کیوں؟ کیونکہ معصوم نہیں ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیق "صديق هذه الأمة" ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہیں لیکن معصوم نہیں ہیں خطاء ہو سکتی ہے، اگر کسی طریقے سے سیدنا ابو بکر صدیق کا قول ٹکرا جائے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کس کے قول کو لیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو۔ اس میں کسی کا اختلاف ہے؟

زبانی کلامی تو نہیں ہے سب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہوتا کیا ہے؟ ہم سیدنا ابو بکر صدیق کی بات کر رہے ہیں لوگ تو فلاں اور فلاں امام کے قول کو بھی نہیں چھوڑتے لازم پکڑ لیتے ہیں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوار پر جا کر مارتے ہیں (نعوذ باللہ) کیا عملاً یہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟ جبکہ ہونا کیا چاہیے؟ اُلٹا ہونا چاہیے، جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو اس حدیث کو من وعن سے تسلیم کرنا چاہیے۔

"إذا صح الحديث فهو مذهبي" کس کا قول ہے؟ آئمہ سلف میں سے کئی کا قول ہے اُن میں سے دو سے معروف اور مشہور ہے ایک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور دوسرے امام شافعی رحمہ اللہ، اور کئی آئمہ سے یہ قول معروف اور مشہور ہے: "إذا صح الحديث فهو مذهبي"۔

اُنہوں نے حق ادا کیا ہے لیکن کیا اندھی تقلید کرنے والے آج کے زمانے میں یا آج سے پہلے یا بعد کے آنے والے زمانے میں کیا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس جملے کی تصدیق کرتے اور مانتے ہیں؟ دیکھیں انہوں نے اپنا ذمہ بَری کر دیا ہے اس جملے سے کہ میرے قول کو بعد میں دیکھنا پہلے کیا دیکھنا؟ حدیث کو دیکھنا صحیح ثابت ہو جائے اور میرے قول کو بعد میں دیکھنا۔ اگر ٹکرا رہا ہو حدیث سے تو پھر حدیث کو لازم پکڑنا یا چھوڑ دینا کس کو پکڑنا ہے اور کس کو چھوڑنا ہے؟ "إذا صح الحديث فهو مذهبي"۔

امام ابو حنیفہ کا مذہب کیا ہے حنفی مذہب ہے یا اہل سنت کا مذہب ہے؟ فرق ہے دنوں میں کیا؟ اندھی تقلید کرنے والوں کا مذہب اہل سنت کا مذہب نہیں ہے اہل بدعت کا منہج ہے۔

پتہ ہے فرق کیا ہے؟ اندھی تقلید کرنے والوں کا جو مذہب ہے جو منہج ہے وہ اہل بدعت کا ہے بدعت کیوں کہہ رہے ہیں ہم لوگ؟ کیا سارے حنفی بدعتی ہیں؟ نہیں! سارے حنفی بدعتی نہیں ہیں، وہ حنفی بدعتی ہے جس کے صحیح حدیث سامنے آجائے اور وہ حدیث کو چھوڑ دے یہ جانتے ہوئے کہ صحیح حدیث ہے اور امام صاحب کے قول کو لے لے جو حدیث سے ٹکراتا ہو یہ جانتے ہوئے کہ وہ غلط کر رہا ہے جبکہ اس کو حدیث کو ہی لینا چاہیے۔

اگر کوئی شخص ریسرچ کر رہا ہے تحقیق کر رہا ہے نتیجے تک نہیں پہنچا ہے مزید دیکھنا چاہتا ہے وہ بدعتی نہیں ہے فرق جانا ہے کہ نہیں؟ سمجھ لیا ہے؟

اندھی تقلید اور صرف تقلید کرنے میں فرق ہے، اگر آپ کے پاس علم نہیں ہے تو آپ اس سے پوچھیں جس کے پاس علم ہے۔ علم والے نے آپ کو فتویٰ دے دیا ہے آپ نے اس کو بات کو مان لیا ہے اس شرط پر آپ کسی کے قول کو مان لیں گے؛ دیکھیں کوئی بھی شخص ہو کوئی بھی امام کوئی بھی عالم ہو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ چاہے صحابی رسول کیوں نہ ہو کوئی بھی ہو اس کے قول کو ایک شرط پر مانا جاتا ہے وہ کیا ہے؟ اگر کبھی بھی یہ ثابت ہو جائے کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے ٹکراتا ہے تو میں اس قول کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو من وعن سے تسلیم کر کے اسے لازم پکڑ لوں گا۔

اب اس بنیاد پر اگر کوئی شخص اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے نسبت امام ابو حنیفہ کی طرف کرتا ہے یا امام مالک کی طرف کرتا ہے یا کسی اور امام کی طرف کرتا ہے اس میں کوئی مسئلہ ہے؟ اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

کئی ایسے مسائل ہیں جنہیں کہتے ہیں اجتہادی مسائل، اجتہادی مسائل کا مطلب ہے اس میں کوئی واضح نص نہیں ہے اور عالم نے اجتہاد کر کے فتویٰ دے دیا ہے اور آپ نے اس عالم کے فتوے کو قبول کر لیا ہے بغیر دلیل کے اس کے قول کو مان لیا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ "تقلید" کیونکہ اس میں واضح نص واضح دلیل نہیں ہے؛ بعد میں پتہ چلتا ہے اس کی تو دلیل ہے یا دوسرا عالم ہے اس کے پاس دلیل ہے، ہم عالم کو نہیں دیکھتے کہ کون عالم ہے کیا کہہ رہا ہے ہم دیکھتے ہیں دلیل کو کہ دلیل کس کے پاس ہے اس کی پیروی کرتے ہیں، نسبت امام ابو حنیفہ کی طرف حنفی ہے لیکن قول لیتا ہے امام احمد ابن حنبل کا کیونکہ وہ یہ قول یہ فتویٰ اس فتوے میں امام احمد ابن حنبل جو ہیں أَقْرَب إِلَى الصَّوَاب۔ کس بنیاد پر سچ کے اور صواب کے زیادہ قریب ہیں؟ دلیل کی بنیاد پر، ان کے پاس دلیل ہے۔

لیکن ایسے بھی لوگ آئے ہیں جو کہتے ہیں "میرے اوپر واجب ہے کہ میں امام ابو حنیفہ کی تقلید کروں اس لیے میں یہ قول چھوڑ رہا ہوں (جبکہ دلیل اسی قول کے مطابق ہے) میں امام ابو حنفیہ کے قول کو لے رہا ہوں": کیا امام ابو حنیفہ نے ایک جملہ دکھا دیں کہیں پر کہا ہے کہ اگر میرا قول حدیث سے ٹکرا جائے تو میرے قول کو لینا حدیث کو چھوڑ دینا یا اس کے بالکل اُلٹ کہا ہے؟! یہ جملہ خود پڑھتے ہیں "إذا صح الحديث فهو مذهبي" وہ خود بھی بیان کرتے ہیں۔

قاضی ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے سب سے قریبی شاگرد، کیوں منع فرمایا ہے کہ ہر وہ بات مت لکھو جو میں کہتا ہوں؟ یہ بھی معروف جملہ ہے "اگر میرا قول حدیث سے ٹکرا جائے تو میرے قول کو دیوار پر مارنا"۔

یہ ساری چیزوں سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے امام صاحب ہمیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ میری اندھی تقلید کرنا!

یہ کہیں سے بھی کسی کونے سے دیکھیں ان جملوں کو کہیں پر کسی طریقے سے یہ معنی نکلتا ہے یا بالکل اس کے برعکس معنی کیا نکلتا ہے؟ کہ میں نے اجتہاد کیا ہے میں نے یہ فتویٰ دیا ہے اگر کبھی بھی کسی طریقے سے میرا قول حدیث سے ٹکرا جائے میرے قول کو چھوڑ دینا اور صحیح حدیث کو اپنا لینا؛ یہی معنی ہے نا اور کیا ہے یا اس کے علاوہ کوئی اور معنی ہے؟! (سبحان اللہ)۔

اس لیے یہ بڑا پیارا قول ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: "وبناء على هذه العقيدة" (اس عقیدے کی بنیاد پر) "لا نعارض قول رسول الله صلى الله عليه وسلم بقول أحد من الناس" (ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا فرمان کا کسی شخص کسی انسان دونوں میں سے کسی کے قول سے بھی تعارض نہیں ہے) "كائنا من كان" (چاہے کوئی بھی ہو) "حتَّى لو جاءنا قول لأبي بكر" (یہاں تک کہ اگر ہمارے پاس سیدنا ابو بکر کا قول ہی کیوں نہ آجائے) "وهو خير الأمة" (سیدنا ابو بکر جو ہیں امت کے سب سے بہترین ہیں) "وقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم" (اور دوسرا قول ہمیں ملے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا) "أخذنا بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم" (ہم تسلیم کریں گے اور لازم پکڑیں گے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اہل سنت والجماعت نے اس عقیدے کی بنیاد جو ہے وہ کتاب اور سنت پر رکھی ہے۔

جو ہم باتیں کر رہے ہیں یہ ہم نے کہاں سے لی ہیں؟ کتاب اور سنت سے، آئیں دلائل دیکھیں:

1-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سورۃ النساء آیت نمبر 87 میں: ﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ۝٨٧﴾ (اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی کس کی حدیث کس بات ہو سکتی ہے)۔

یعنی کسی کی بھی نہیں! اللہ تعالیٰ کا فرمان اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے زیادہ سچا ہے۔

2-اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلَّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ": رواہ مسلم۔ صحیح مسلم کی حدیث میں یہ جملہ ہے: "خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ" (سب سے بہترین قول سب سے بہترین حدیث جو ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے) "وَخَيْرُ الْهَدْيِ" (اور سب سے بہترین راستہ) "هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلَّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے اختلاف کیا ہے راستے میں اس کی مخالفت کی ہے یا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں کوتاہی کرنے والے ہیں یا غلو کا راستہ اختیار کرنے والے ہیں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں، یا متشدد ہیں یا متہاون ہیں'' بين مفرّط ومفرِط ''(مفرّط: کوتاہی کرنے والا، کمی کرنے والا، اسے کہتے ہیں مفرّط، مقصر بھی کہتے ہیں، اور مفرِط: حد سے تجاوز کرنے والا)۔

دیکھیں اگر لفظ سے اگر زیر زبر نکال لیں مفرط لکھیں (میم فاء راتاء لکھیں) اس کو مفرِط پڑھتے ہیں مفرّط بھی پڑھتے ہیں اور دونوں معنی الگ الگ معنی ہیں اپوزٹ (Opposite) معنی بنتا ہے "افراط اور تفریط"؛ یہ لفظ مختلف ہیں روٹ ایک ہی لفظ ہے: "افراط" (حد سے تجاوز کرنا) "تفریط" (اس میں کمی اور بیشی کرنا)۔

یہاں پر شیخ صاحب فرماتے ہیں '' مفرّط ''اور'' مفرِط '': '' مفرّط ''(کوتاہی اور کمی کرنے والا)'' مفرِط ''(حد سے تجاوز کرنے والا، غلو سے کام لینے والا)؛ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ جو ہے ان دونوں کے بیچ میں ہے نہ افراط ہے نہ تفریط ہے۔

یہاں تک کافی ہے آج کے درس میں اگلے درس میں ان شاء اللہ ایک اور پیارا جملہ ہے: '' ويؤثرون كلام الله على كلام غيره من كلام أصناف الناس ''(اور آگے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کلام کو اللہ تعالیٰ کے کلام کے علاوہ کسی بھی کلام کو لوگوں میں سے کسی کے کلام کسی کے قول سے بھی کرتے ہیں)۔ اگلے درس میں ان شاء اللہ یہیں سے درس کا آغاز کریں گے۔ ((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (108.العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio